تاریخِ جاپان

قسط نمبر ۵

جنگِ عظیم دوئم

جاپان پر یہ بات عیاں ہوچکی تھی کہ سائبیریا اور منگولیا کی مہم جوئی ایک لاحاصل عمل ہے - چونکہ ایشیاء میں برطانیہ، فرانس ، ہالینڈ وغیرہ کا اثر و رسوخ کئی عشروں سے چھایا ہوا تھا اور یہ جاپانی مفادات کے برعکس تھا کیونکہ وہ بھی اپنے زیرقبضہ علاقوں پر گرفت مضبوط کرنے اور مزید علاقوں پر اثر بڑھانے کا خواہش مند تھا ، اِسلئے اُس نے جرمنی اور اٹلی کے ساتھ معاہدہ کرنے کو ترجیح دی - یوں جاپان نے 27 ستمبر 1940 کو جرمنی اور اٹلی کے ساتھ Axis Pact کے نام سے ایک معاہدہ دستخط کیا - یہ وہ فوجی اتحاد تھا جسے یورپ ، افریقہ ، مشرقی اور جنوب مشرقی اور بحرالکاہل کے بڑے حصے پر بالادستی حاصل تھی -

اُدھر یورپ میں جرمنی نے پولینڈ کو شکست دینے کے بعد، برطانیہ اور فرانس کے خلاف جنگ شروع کردی تھی ، اِسلئے روس نے ضروری سمجھا کہ اپنے دفاع کیلئے زیادہ توجہ یورپ پر دے - اُس نے مشرق بعید سے بہتر تعلقات کیلئے ، 13 اپریل 1941 کو جاپان کے ساتھ عدم جارحیت کا معاہدہ Soviet-Japanese Non-Agression Pact دستخط کیا -

اُس وقت جنوب مشرقی ایشیاء میں فرانس اور ہالینڈ کی نوآبادیاتی حکمرانی تھی - سائبیریا اور منگولیا جیسے خطوں کی نسبت یہاں پر قدرتی وسائل زیادہ تھے، اِسلئے جاپان نے اِس جانب بڑھ کر علاقوں پر قبضہ کرنے کا منصوبہ بنالیا - جرمنی نے فرانس اور ہالینڈ کو شکست دینے کے بعد بحری اور فضائی طاقت سے برطانیہ کا محاصرہ کرلیا تھا - اب جاپان کیلئے راہ ہموار تھی کہ وہ جنوب مشرقی ایشیاء کی جانب پیش قدمی کرے -

انڈو چائنہ (ویت نام ، لاؤس،کمبوڈیا) فرانس کی کالونی تھا اور اُس وقت فرانس میں Vichy

French کی حکومت تھی، جو ہٹلر کی مرضی کی ایک کٹھ پُتلی حکومت تھی ، کیونکہ فرانس کو جرمنی کے ہاتھوں شکست کے بعد ، دونوں کے مابین جنگ بندی ہوگئی تھی - جاپان نے انڈو چائنہ میں داخلے کی اجازت مانگی اور22 ستمبر 1940 میں Vichy French کی انتظامیہ اور جاپان کے مابین ایک معاہدہ دستخط ہوا، جس کے تحت جاپان کو اڈے قائم کرنے اور مال کی ترسیل کی اجازت مل گئی - جاپان کا مقصد ، جنوب مشرقی ایشیاء میں اتحادیوں کو شکست دینے کیلئے فوجی اڈے قائم کرنا تھا -

معاہدے کے چند گھنٹوں بعد جاپان کی پانچویں ڈویژن فوج ، لیفٹینٹ جنرل Akihito Nakamura کی قیادت میں ہلکے اور درمیانے ٹینکوں اور 30,000 فوج سمیت ، چین سے نکل کرانڈو چائنہ میں تین اطراف سے داخل ہوگئی -

فرانسیسی اور انڈوچائنیز نوآبادیاتی فوج نے مزاحمت کی کوشش کی مگر جاپان جیسی بڑی اور طاقت ور فوج کا مقابلہ کرنا ناممکن تھا - انڈو چائنیزحکومت نے جاپان سے احتجاج کیا کہ یہ معاہدے کی خلاف ورزی ہے مگر سب بے سود - 26 ستمبر کی شام ، جنگ منطقی انجام کو پہنچی ، کیونکہ جاپان Hanoi کے باہر واقع Gia Lam ہوائی اڈے پر قبضہ کرچکا تھا - اِس قبضے کی بدولت ، جاپان نے سوائے Burma کے چین کی ہر طرف سے ناکہ بندی مکمل کرلی تھی -

جاپان کو امریکہ کے ساتھ بڑھتی ہوئی کشیدگی کی وجہ سے جنگ چِھڑنے کا خطرہ محسوس ہورہا تھا ، اِسلئے جاپان نے 27 ستمبر 1940 کو جرمنی کے شہر برلن میں ، جرمنی اور اٹلی کے ساتھ مل کر ایک عسکری معاہدہ Tripartite Pact دستخط کیا - اِس معاہدے پر جرمنی کے چانسلر ایڈولف ہٹلر، اٹلی کے وزیر خارجہ Gleazo Ciano اور جاپانی سفیر Saburo Kurusu نے دستخط کیے - یہ تینوں مُلک اب Axis Power کے نام سے پہچانے جانے لگے - اُنہوں نے دس سال تک ایک دوسرے کی سیاسی ، اقتصادی اور فوجی حمایت اور باہمی مفادات کا تحفظ کرنے پر اتفاق کیا - بعد میں ہنگری ، رومانیہ ، سلواکیہ ، بلغاریہ ، یوگوسلاویہ اور کروشیا نے بھی شمولیت اختیار کی -

پرل ہاربر پر حملہ

امریکہ کو جاپان کا انڈو چائنہ پر قبضہ اور پھر جرمنی اور اٹلی سے معاہدہ ایک آنکھ نہیں بھایا - 25 جولائی 1941 کو امریکہ نے جاپان کے تمام اثاثے منجمد کرنے کا حُکم دیا - چونکہ جاپان کو نئے قدرتی وسائل ڈھونڈنے کیلئے اپنی مہم جوئی جاری رکھنی تھی اور اِس عمل کیلئے فوجی کاروائی ناگزیر تھی تو امریکہ نے جاپان کیلئے تیل کی سپلائی بھی روک دی ، جس سے جاپانی فوج اور خصوصاً بحریہ بہت متاثر ہوئی -

کہاجاتا ہے کہ جاپانی وزیراعظم Konoe Fumimaro سمیت کئی جاپانی رہنماؤں کا خیال تھا کہ امریکہ سے جنگ کا انجام اُن کی شکست ہوگی، لیکن وہ یہ بھی جانتے تھے کہ امریکہ نے جو مطالبات کیے ہیں اُس کو پورا کرنے سے جاپان ، عالمی طاقت نہیں رہے گا اور وہ مغربی طاقتوں کا شکار ہوجائے گا -

اب جاپان کے پاس تین راہیں تھیں ، اول یہ کہ چین اور انڈو چائنہ سے انخلاء کرنے کے امریکی مطالبے کو پورا کیا جائے - دوئم ، شرائط میں نرمی کرنے کیلئے امریکہ سے مزاکرات کیے جائیں ، اور سوئم ، مغربی طاقتوں سے پنجہ آزمائی کی جائے - جاپان ایک عجیب مخمصے کا شکار ہوچکا تھا - نتیجہ یہ نکلا کہ چار بڑے فوجی جرنیلوں Osami Nagano ، Kotohito Kanin، Hajime Sugiyama اور Hideki Tojo نے اظہار خیال کیا کہ اب امریکہ کے ساتھ جنگ ناگزیر ہے ، اور اُنہوں نے اُس وقت کے شہنشاہ Showa کو جنگی منصوبے پر دستخط کرنے کیلئے رضامند کیا - نومبر1941 میں امریکہ ، برطانیہ اور ہالینڈ کے خلاف جنگی منصوبے کی منظوری دے دی گئی - جنگ سے قبل کچھ جرنیلوں نے متنبہ کیا کہ جنگ شروع کرنے کے بعد، جاپان کیلئے چھ ماہ تک موافق حالات ہونگے اور اگر جنگ نے طول پکڑ لیا تو پھرجاپان کی شکست یقینی ہے -

امریکہ نے بھی جاپان کے بدلتے تیور کا اندازہ لگا لیا تھا اور خُفیہ رپورٹوں سے یہ خدشہ ظاہر کیا گیا تھا کہ ممکن ہے جاپان، فلپائن پر حملہ کردے ، لہذا امریکہ نے وہاں فوجی صف بندی شروع کردی -

امریکہ کو یقین نہیں تھا کہ جاپان اتنی بہادری دکھائے گا کہ وہ اُس کی سرزمین پر حملہ کردے ، لیکن 7 دسمبر 1941 کو جاپان نے پرل ہاربر پر حملہ کرکے امریکہ کے سارے اندازوں کو غلط ثابت کردیا -

جاپان کی شاہی بحریہ نے وائس ایڈمرل Chuichi Nagumo کی قیادت میں علی الصُبح midget سب میرینز سے بحری، جبکہ طیاروں سے فضائی حملہ کیا ، جو کہ نہ صرف امریکہ بلکہ دُنیا بھر کیلئے ایک چونکادینے والا واقعہ تھا - اِس حملے میں جاپانی افواج نے اُس علاقے میں امریکہ کے تمام ہوائی اڈوں اور فوجی تنصیبات کو نشانہ بنایا - زمین پر موجود تقریباً ہر امریکی طیارے کو تباہ کر دیا گیا ، جن کی تعداد 155 بتائی جاتی ہے - اِس حملے میں 2,403 امریکی بھی ھلاک ہوئے - امریکی بحری جنگی جہاز USS Arizona دھماکے سے پھٹ گیا اور اُس پر سوار عملے کے 1,100 افراد ھلاک ہوگئے - بمباری شروع ہونے کے بعد جن پانچ سب میرینز نے امریکی بحری جنگی جہاز کو نشانہ بنایا وہ بھی واپس نہیں لوٹیں اور اُس پر سوار دس افراد میں سے صرف ایک جاپانی Kazuo Sakamaki زندہ بچا ، جِسے امریکہ نے گرفتار کرلیا تھا اور وہ جنگ عظیم دوئم میں پہلا جاپانی جنگی قیدی بنا -

جاپان کی حکمت عملی یہ تھی کہ اگر امریکی بحریہ کو بحرالکاہل میں بے دست و پا کیا گیا تو اُنہیں ایشیائی خطے میں فوجی کاروائیاں کرنے میں آسانی رہے گی - 8 دسمبر1941 کو امریکی کانگرس نے جاپان کے خلاف اعلان جنگ کردیا - جاپانی حملے کے فوری بعد11 دسمبر1941 کو جرمنی نے بھی امریکہ کے خلاف اعلان جنگ کردیا ، اور امریکیوں کیلئے حیران کُن بات یہ تھی کہ Axis Pact کے تحت ، جرمنی پابند بھی نہیں تھا - اب امریکی انتظامیہ اور عوام کو پختہ یقین ہوگیا تھا جنگ عظیم دوئم اُن کے گلے پڑچکی ہے -

جاپان کا اندازہ درست ثابت ہوتے ہوئے قلیل مدتی فائدہ یہ ہوا ، کہ اُسے ایشیاء میں کاروائیاں کرنے میں آسانی ہوئی - جاپان پہلے ہی منچوریا، شنگھائی ، فرنچ انڈو چائنہ اور تائیوان کو کالونی بنا چکا تھا اور بڑھتے بڑھتے برٹش ملایا (برونائی ، ملائشیا ، سنگاپور) اور ہالینڈ کے ڈچ ایسٹ انڈیز (

انڈونیشیا) پر قبضہ کرلیا ، جبکہ تھائی لینڈ نے جاپان کے ساتھ ایک معاہدہ دستخط کیا - یہی نہیں ، جاپان نے برما کو بھی فتح کرلیا تھا اور اب وہ برصغیر کی سرحد تک پہنچ گیا تھا - جاپان چاھتا تھا کہ وہ اپنی فتوحات کے ثمرات سمیٹنا شروع کردے، لیکن یہ سب کچھ ادھورا رہا ، کیونکہ امریکہ نے اپنی معیشت کو جنگی معیشت میں بدل دیا تھا - بڑے پیمانے پر جنگی طیارے، بحری جہاز اور جدید اسلحہ تیار ہونے لگا تھا اور پوری فوج کو حرکت دے دی گئی تھی -

جنگِ Coral Sea

جنگ عظیم دوئم ، پوری طرح چھِڑنے کے بعد ، جاپانی بحریہ نے حکومت کو شمالی آسٹریلیا پر چڑھائی کرنے تجویز دی تاکہ اُس خطے کو ، بحرالکاہل میں جاپان کی جنوبی دفاعی لائن کے خلاف کسی بھی حملے میں استعمال ہونے سے بچایا جاسکے - جنوبی بحرالکاہل میں تعینات جاپانی بحریہ کے چوتھے بیڑے کے وائس ایڈمرل Shigeyoshi Inoue نے خیال ظاہر کیا کہ اگر جنوب مشرقی Solomon جزائر، چھوٹے جزیرے Tulagi اور نیو گِنی میں بندر گاہ Moresbay پر قبضہ کرلیا جائے ، تو یہ مقامات جاپان کے دفاع میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں - مزید یہ کہ اگر New Caledonia ، فیجی اور Samoa پر قبضہ کرلیا گیا تو امریکہ اور آسٹریلیا کے درمیان رسد کی فراہمی اور مواصِلاتی رابطے ختم کیے جاسکتے ہیں -

جاپانی فوج اور بحریہ نے اپریل 1942 کو Operation MO کے نام سے جنگی حکمت عملی ترتیب دے دی ، جس کا مقصد ، آسٹریلیا اورنیوزی لینڈ کا اتحادیوں سے رابطہ منقطع کرنا اور اپنے حالیہ بحری علاقائی قبضے کا مضبوط طور پر دفاع کرنا تھا -

مارچ 1942 تک ، امریکی بحریہ کا کمیونیکیشن سیکورٹی سیکشن ، جاپان کی خُفیہ پیغام رسانی کو تقریباً 15 فیصد تک سمجھ لیتا تھا ، لیکن یہ صلاحیت اپریل میں 85 فیصد تک پہنچ گئی تھی - 5 اپریل کو امریکہ نے ایک پیغام پکڑا، جِسے ڈی کوڈ کرنے پر معلوم ہوا کہ جاپان نے اپنے بحری بیڑے

اور دیگر بڑے بحری جہازوں کو وائس ایڈمرل Inoue کے آپریشن ایریا تک پہنچنے کا حُکم دیا ہے -
اِس دوران 13 اپریل کو برطانیہ نے بھی آپریشن MO کے بارے میں ایک جاپانی پیغام ڈی کوڈ کرکے فوری طور پر امریکہ کو دیا، جس کے بعد اتحادیوں کو پورا یقین ہوا کہ جاپان ، مئی کے اؤائل میں جنوب مغربی بحر الکاہل میں بندرگاہ Moresbay پر کوئی بڑی کاروائی کرنے والا ہے -

یہ بندرگاہ ، اتحادیوں کی جانب سے جوابی کاروائی کیلئے خاصی اھمیت کی حامل تھی ، اِسلئے امریکہ اور دیگر اتحادیوں کے مابین مشاورت کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ اُس وقت دستیاب چار بحری بیڑوں کو Coral Sea کے محاذ پر روانہ کردیا جائے - 27 اپریل کو پکڑے جانے والے خُفیہ جاپانی پیغامات سے مزید معلومات حاصل ہوئیں -

جاپان نے یہ اندازہ لگایا تھا ، کہ وسطی بحر الکاہل میں صرف ایک امریکی بحری بیڑہ ہے ، جبکہ باقی کے بارے اُسے کوئی معلومات حاصل نہیں تھیں - اپریل کے اؤاخر میں دو جاپانی جاسوس سب میرینز RO-33 اور RO-34 نے اُس علاقے کا جائزہ لیا جہاں فوجوں نے اُترنا تھا - اُنہیں اردگرد علاقے میں کوئی اتحادی بحری جہاز نظر نہیں آیا - دو مئی کو اتحادیوں نے جاپانی فوج کو آتے ہوئے دیکھ لیا تھا - اگرچہ جاپان اپنی منصوبہ بندی کے مطابق آگے بڑھ رہا تھا ، تاہم خراب موسم کی وجہ سے ائرفورس کے Zero نامی جنگی طیاروں کو بحری بیڑے پر اُتارنے میں مشکل پیش آرہی تھی ، جس کی وجہ سے اُنہیں دو دِن انتظار کرنا پڑا -

جاپانی بحریہ Tulagi کی جانب بڑھ رہی تھی اور اتحادیوں نے اپنا نقصان کم رکھنے کیلئے کوئی مزاحمت نہیں کی - امریکی ٹاسک فورس 17 کے کمانڈر ایڈمرل Fletcher ، اپنی فوج کو دشمن کی نظروں سے اوجھل رکھنا چاھتے تھے ، تاکہ جب وہ اپنی کاروائی کا آغاز کرے تو تب جوابی حملہ کیا جائے -

جاپانی فوج ، 3 اور 4 مئی کو کامیابی سے Tulagi میں اُتر گئیں - حالانکہ اِس دوران ، ایڈمرل فلیچر نے 4 مئی کو ٹاسک فورس 11 کے ایڈمرل Fitch کے ساتھ اہم ملاقات کے بعد، Tulagi کے جنوب میں پہنچنے والی جاپانی فوج پر اپنے بحری بیڑے Yorktown سے 40 بمبار طیاروں کے ذریعے حملہ بھی

کیا ، جو جاپانی ایڈمرل Shima کیلئے حیران کن حملہ تھا - اُس وقت جاپان کے دس بحری جہاز پانی میں موجود تھے، لیکن اُن کے پاس فضائی طاقت ابھی نہیں پہنچی تھی - اُن پر صبح اور دوپہر میں تین بار حملہ کیا گیا ، جس میں اتحادیوں کے صرف 3 طیارے تباہ ہوئے - اِن حملوں میں جاپان کا ایک تباہ کُن جہاز اور تین چھوٹے جہاز تباہ ہوئے - 5 مئی کو امریکہ کی دونوں ٹاسک فورسز نے مشترکہ حملے کیلئے بہتر فارمیشن ترتیب دی -

اب چونکہ جاپانی بحریہ کو اِس علاقے میں امریکی جنگی بیڑوں کی موجودگی کا علم ہوگیا تھا ، لہذا اپنے جہازوں کو Coral Sea میں جانے کا حُکم دیا، تاکہ اتحادی افواج کو ڈھونڈ کر ٹھکانے لگایا جائے - 7 مئی کو دونوں افواج نے ایک دوسرے پر مسلسل دو دِن حملے کیے ، جس میں جاپان کا ہلکا بحری بیڑا Shoho غرقاب ہوگیا ، جبکہ دوسری جانب امریکہ کے تیل بردار بڑے بحری جہاز کو بُری طرح نقصان پہنچا - اگلے دِن جاپانی جہاز Shokaku کو کافی حد تک ناکارہ کردیا گیا - جاپان نے حملوں میں تیزی لاکر امریکہ کے طیارہ بردار بحری بیڑے Lexington کو غرق کرنے اور Yorktown کو بڑی حد تک نقصان پہنچانے میں کامیابی حاصل کی، یوں دونوں اطراف کو بھاری نقصان اُٹھانا پڑا-

جنگِ Coral Sea ، چار سے آٹھ مئی 1942 تک لڑی گئی - یہ اُن چار جنگوں میں سے پہلی جنگ تھی ، جس میں بحری بیڑوں کا نہ تو آمنا سامنا ہوا، اور نہ ہی ایک دوسرے پر براہِ راست فائرنگ کی ، بلکہ بیڑے پر موجود طیاروں نے ایک دوسرے پر حملے کیے - ایک اور تبدیلی یہ تھی، کہ اب اتحادیوں نے دفاع کی بجائے جارحیت کی پالیسی اختیار کرلی تھی -

جنگِ Midway

جاپان کی تاریخ میں Battle of Midway کو بھی کبھی نظر انداز نہیں جاسکتا ، جو پرل ہاربر پر حملے کے چھ ماہ بعد ، 4 سے 7 جون 1942 تک بحرالکاہل میں واقع امریکہ کے ایک چھوٹے جزیرے کے آس پاس لڑی گئی تھی - جاپان نے اپنی طرف سے منصوبہ تیار کیا کہ بحرالکاہل کی بڑی بحری

طاقت امریکہ کے خاتمے کیلئے ضروری ھے ، کہ ایک فیصلہ کُن حملہ کیا جائے - جاپان اپنی دفاعی سرحدوں کو بڑھاتے ہوئے اُسے مزید امریکہ کے قریب کرنا چاھتا تھا -

جاپانی بحریہ کی حکمت عملی یہ تھی کہ اگر امریکہ پر ایک بھر پور وار کردیا جائے تو پھر جاپان کے مقابلے کی کوئی طاقت بحرالکاہل میں نہیں رھے گی اور اگر Midway علاقے پر قبضہ کرلیا گیا تو جاپانی افواج ، مشرقی بحرالکاہل میں اہم امریکی بندرگاہ Hawaii کے قریب تر ہو جائیں گی - جاپانی بحریہ اتنی مضبوط ہوچکی تھی کہ وہ کسی بھی وقت ، کہیں بھی حملہ کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی - جاپانی بحریہ کے ایڈمرل Yamamoto کی بُنیادی حکمت عملی یہ تھی کہ امریکہ کے بچ جانے والے طیارہ بردار بحری بیڑوں کا خاتمہ کرکے جنگی مہم میں اصل رکاوٹ کا خاتمہ کردیا جائے - کیونکہ 18 اپریل 1942 کو امریکہ کی جانب سے جاپان پر پہلے فضائی حملے سے خطرات بڑھ گئے تھے - یہ حملہ Honshu کے علاقے پر کیا گیا تھا اور تاریخ میں Doolittle Raid کے نام سے یاد کیا جاتا ھے - اِس فضائی حملے کی منصوبہ بندی لیفٹینٹ کرنل جیمز Jimmy Doolittle نے کی تھی - ایڈمرل Isoroku Yamamoto، امریکہ کے ساتھ جنگ لڑنے کے حق میں نہیں تھا ، لیکن چونکہ فیصلہ کرلیا گیا تھا ، لہذا حملے کی تیاریاں شروع کردی گئیں - جاپانی جنگی حکمت عملی قدرے پیچیدہ تھی کیونکہ انٹیلیجنس ذرائع سے اندازہ لگا لیا گیا تھا کہ امریکی بحریہ کے پاس بحرالکاہل کیلئے فی الوقت بحری بیڑے USS Enterprise اور USS Homet ہی رہ گئے ہیں ، کیونکہ ایک ماہ قبل لڑی جانے والی جنگِ Coral Sea میں بحری بیڑہ USS Lexington غرق ہوچکا تھا اور USS Yorktown کو بڑی حد تک نقصان پہنچا تھا لیکن جاپان کا خیال تھا کہ وہ بھی ڈوب چکا ہے - جاپانیوں کو یہ بھی معلوم ہوچکا تھا کہ امریکی بحری بیڑے USS Saratoga کی مرمت کی جارہی ہے کیونکہ ایک آبدوز کے حملے میں اُسے نقصان پہنچا تھا -

ایڈمرل یاماموتو، کو یہ اندازہ بھی تھا کہ پے درپے شکست کے بعد، امریکی فوج کے حوصلے پست ہوچکے ہیں - اُنہوں نے مڈ وے کے محاذ کی امداد کیلئے پہنچنے والے کسی بھی کُمک کو راستے ہی میں نیست و نابود کرنے کی منصوبہ بندی بھی کرلی تھی - لیکن افسوس کہ وہ یہ معلوم نہ کرسکا

کہ امریکہ نے جاپانی بحریہ کے خُفیہ پیغام رسانی کے کوڈ ورڈز معلوم کرلیے تھے -
امریکی بحریہ کے بحرالکاہل کے کمانڈر اِن چیف ، ایڈمرل Chester W. Nimitz نے بھی جنگ کی بھر پور تیاریاں شروع کیں - بحری بیڑے Enterprise اور Homet کے علاوہ بحری بیڑے Yorktown کی مرمت پر دن رات کام ہورہا تھا اور 72 گھنٹوں کی محنت کے بعد ، یہ بیڑہ جنگ کیلئے تیار ہوگیا تھا - اِس کے علاوہ ، مڈوے جزیرے پر مختلف نوعیت کے جنگی طیارے تعینات کردیئے گئے - جاپانی جنگی بیڑے Shokaku ، کو جنگِ Coral Sea میں خاصا نقصان پہنچا تھا اور اُس کی مرمت کیلئے کئی ماہ درکار تھے ، جبکہ طیارہ بردار بیڑہ Zuikaku ، جاپان کی Kure بندرگاہ پر لنگر انداز تھا اور وہ ائیر گروپ کی تبدیلی کا منتظر تھا لیکن تربیت یافتہ افراد کی بروقت ٹرینگ مکمل نہ ہونے کی وجہ سے مشکل پیش آرہی تھی - البتہ بمبار طیارے Aichi D3A1 اور Nakajima B5N2 تیار تھے - جاپان کے وہ طیارے جو نومبر1941 سے زیر استعمال تھے ، اُنہیں بہترین حالت میں رکھا گیا تھا -
جاپان کی جنگی تیاری کے دوران ، امریکہ نے ایک خُفیہ کوڈ JN-25 کو معلوم کرلیا تھا ، جو ایڈ مرل Nimitz کیلئے ایک بڑی کامیابی تھی - امریکی بحریہ کو معلوم ہوگیا تھا کہ جاپان ، کہاں ، کب اور کس طاقت کے ساتھ حملہ آور ہوگا ، جبکہ جاپان کو امریکی حکمت عملی اور قوت کا درست اندازہ نہیں تھا -
مڈ وے، شمالی بحرالکاہل میں 6.2 کلومیٹر کا ایک جزیرہ ہے جو امریکہ کے مغربی ساحل کے دفاع کیلئے Hawaii جزیرے کے بعد دوسرے نمبر پر اہمیت رکھتا ہے - 3 جون 1942 کو رات ساڑھے بارہ بجے امریکی B-17 طیاروں نے مڈ وے سے اُڑان بھر کر پہلا فضائی حملہ کیا ، لیکن حملے عین ہدف کو نشانہ بنانے میں زیادہ کامیاب نہیں ہوئے ، اِسلئے کوئی زیادہ نقصان بھی نہ ہوا - 4 جون صُبح ساڑھے چار بجے ، جاپان کے وائس ایڈمرل Nagumo کے طیارہ بردار بحری بیڑے سے پہلا حملہ کیا گیا - ایک اور بھر پور حملہ صبح چھ بجکر بیس منٹ پرکیا گیا ، جس سے امریکی اڈے کو بھاری نقصان پہنچا - ابتدائی چند منٹوں میں امریکہ کے کئی طیاروں کو مار گِرایا گیا - امریکی انٹی ائیر

کرافٹ گنز نے بھی کئی جاپانی طیاروں کو گِرایا - 7 جون تک امریکی طیارے مڈوے جزیرے کو ایندھن بھرنے اور حملہ کرنے کیلئے استعمال کرتے رہے - جب جاپانی طیارے کامیاب حملے کے بعد واپس لوٹے ، تو ایڈمرل Nagumo نے مڈوے پر ایک اور حملہ کرنے کیلئے طیاروں پر اسلحہ لوڈ کرنے کا حکم دیا ہی تھا ، کہ اِس دوران مشرق کی جانب امریکی بحری جہازوں Enterprise اور Hornet کی موجودگی کی نشاندھی کی گئی - جس وقت یہ پیغام جاپانی بحریہ کو دیا جارہا تھا اُس وقت Enterprise کے کوڈ بریکر نے یہ پیغام intercept کیا کہ دُشمن کو ہماری موجودگی علم ہوگیا ہے - یہ پیغام ملنے کے بعد، جہاں ایڈمرل Nagumo نے، امریکی بحری جہازوں پر حملہ کرنے کیلئے طیاروں پر لوڈ کیا جانے والا اسلحہ تبدیل کرنے کا حُکم دیا ، وہاں اُسی لمحے Enterprise سے 14 اور Yorktown سے 12 طیارے ، جاپانی بحریہ پر حملہ کرنے کیلئے محوِ پرواز ہوچکے تھے - چونکہ طیاروں پر اسلحہ لوڈ کرنے کیلئے 30 سے 40 منٹ درکار تھے ، اِسلئے سنبھلنے کا موقعہ ہی نہ ملا اور حملہ ہوگیا - جاپانی بیڑے کی انٹی ائر کرافٹ گنوں سے بھی جوابی حملہ کیا گیا - اُدھر جاپانی بحری بیڑے Hiryu سے اُڑے طیاروں نے امریکی جہاز Yorktown پر حملہ کردیا، جس سے Yorktown کو شدید نقصان پہنچا ، اور وہ کام کا نہ رہا -

7 جون کو ایک جاپانی سب میرین I-168 نے سامنے آکر چار تارپیڈو داغے ، جس میں ایک USS Hammann کو لگا جو دو ٹکرے ہوگیا اور دو تارپیڈو بحری بیڑے Yorktown کیلئے تباہ کُن ثابت ہوئے - سب میرین نے اِن کا کام تمام کرتے ہوئے راہِ فرار اختیار کرلی - دوسری جانب USS Enterprise سے طیاروں نے جاپانی بحری جہاز Hiryu پر ایک طاقتور حملہ کیا ، اور اُسے آگ کے شعلوں میں لپیٹ دیا ، اور تباہ کُن جاپانی جہاز Isokaze کو خاصا نقصان پہنچایا - اِسی طرح کے حملے جاپانی کروز Mogami اور Mikuma پر بھی کیے گئے ، جس سے اُنہیں ناکارہ بنا دیا گیا - اب Midway کا محاذ سرد پڑگیا تھا اور جاپان کے چھ میں سے چار طیارہ بردار جہاز تباہ ہوچکے تھے - جاپان کی بحرالکاہل میں مہم جوئی اور توسیع پسندی کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچ چکا تھا جس سے وہ دفاعی پوزیشن میں چلا گیا تھا کیونکہ صرف دو بحری بیڑے Shokaku اور Zuikaku

ہی رہ گئے تھے ، جبکہ دیگر کیرئیر Ryujo ، Junyo اور Hiyo مؤثر ہونے کے لحاظ سے دوسرے درجے کے تھے -

اِس جنگ میں جاپان پر یہ ایک الزام بھی لگایا گیا کہ اُس نے تین امریکی ہوا بازوں کو گرفتار کرکے بعد میں قتل کردیا تھا اور یوں جاپانی بحریہ جنگی جُرم کی مرتکِب پائی گئی - جاپانی مؤقِف تھا کہ مذکورہ افراد انتقال کرگئے تھے اور اُنہیں سمندر بُرد کردیا گیا تھا -

(جاری)